فتوی نمبر:	53283	سائل:	مرزا فہیم بیگ، دورہ حدیث	مجیب:	محمد عمر فاروق
مفتی:	مفتی محمد صاحب	مفتی:	سعید احمد حسن صاحب	تاریخ:	30-12-2014
کتاب	تصوف و سلوک	باب:	معروف چار سلسلے		

تصوف کے مشہور چار سلسلوں کی شرعی حیثیت

سوال ۳: تصوف کے چار مشہور سلسلوں کی کیا حیثیت ہے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

بیعت سے اصل مقصود اصلاح نفس اور تزکیۂ قلب ہے، جو اس زمانے میں عادتاً کسی متبع سنت ولی اللہ کے ساتھ اصلاحی تعلق قائم کر کے ان کی رہنمائی میں چلنے اور چلتے رہنے سے حاصل ہوتا ہے، لہذا ایسا شیخ جو زندگی کے ہر شعبے میں پورے طور پر متبع سنت ہو اور اپنے متعلقین و مریدین کو بھی ہر معاملے میں اتباع سنت کی تلقین کرتاہو، نیز اس کے پاس بیٹھنےسے اللہ تعالی کی یاد، آخرت کی فکر اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو اور امراء و اغنیاء کے بجائے علمائے حق اس کی طرف زیادہ متوجہ ہوں، ان کے ساتھ اصلاحی تعلق قائم کر کے بیعت کا مذکور بالا مقصد اصلی حاصل ہوجاتا ہے، لہذا بیعت اور تصوف اس اصل مقصد کے حصول کا ذریعہ ہیں۔اسی مقصد کے تحت بیعت توبہ مسنون ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پر صحابہ کرام سے بیعت لی۔معروف چار سلسلے نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ جو مروج ہیں، سب بڑے بڑے اولیاء اللہ کے جاری کردہ ہیں، ان بزرگوں کی تعلیمات پر قائم رہتے ہوئے جو حضرات بھی عوام الناس کو بیعت کرتے ہیں، ان سے بیعت ہونا اور ان کی تعلیم و تلقین پر عمل کر نا اپنے نفس کی اصلاح کا اصل اور بہترین طریقہ ہے۔ان طُرق میں اذکار و اشغال کا کچھ اختلاف پایا جاتا ہے، مگر مقصد سب کا ایک ہی ہے، جیسے: جسمانی امراض کے علاج کے مختلف طُرق ہیں، اسی طرح یہ بھی روحانی امراض کے علاج کے مختلف طُرق ہیں، کسی میں بھی بیعت ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ شیخ مذکورہ بالا صفات کے ساتھ متصف ہو۔

"السنن الكبرى للنسائي"(ج4/ص378):

"أن عبادة بن الصامت رضى الله عنه قال : إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وحوله عصابة من أصحابه تبايعوني على أن لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا أولادكم

ولا تأتو ببهتان تفترونه بين أيديكم وأرجلكم ولا تعصوني في معروف فمن وفي فأجره على الله ومن أصاب منكم شيئا فعوقب به فهو له كفارة ومن أصاب من ذلك شيئا ثم ستره الله فأمره إلى الله إن شاء عفا عنه وإن شاء عاقبه."

والله سبحانه وتعالى اعلم